

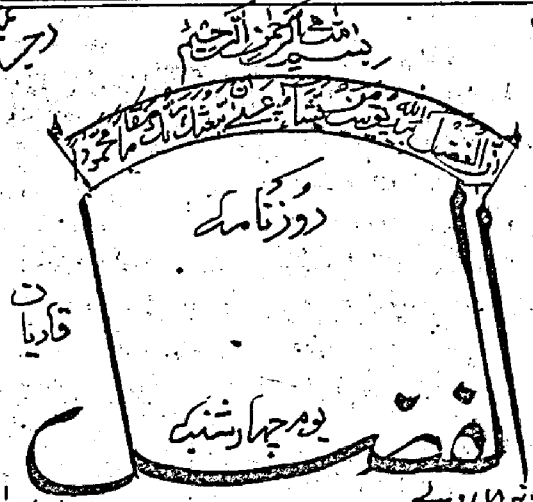
کا دیاں ۲۹ ماہ ونا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج لاہور سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

حضرت ام المومنین تظہا العالیٰ کی طبیعت ضعیف کی وجہ سے نام نہار ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

انوس آج والدہ چودہری صلاح الدین صاحب درود حاجی کریم بخش صاحب رحمہما بقریباً ۱۲ سال وفات پا گئیں انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ گزشتہ جمعہ مسجد سے ملحق مکان کی چھت پر نماز ادا کر رہی تھیں کہ ایٹاک چھت کے گرے کی وجہ سے زخمی ہو گئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں بستی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ احباب دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمجید
رجسٹرڈ ڈپل



ماہوار ۱۲ روپیہ

قیمت لائے ۱۸ روپیہ

جلد ۳۵ | ۳۰ ماہ ونا ۲۴ | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۲ | ۳۰ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶۹

”آپ بیتی“

کل ہم گھر میں داخل ہوئے اور کمرے میں گئے تو میں نے منبر پر ایک بھٹی پرانی کتاب پڑی ہوئی دیکھی جس کا سرورق تو غائب تھا۔ مگر دیکھنے سے اول سے آخر تک پوری تھی۔ پہلے صفحہ پر کتاب کا نام ”آپ بیتی“ لکھا ہے۔ یہ کتاب کا دوسرا حصہ ہے۔ اور مصنف کا نام جناب ڈاکٹر میر محمد نعیم صاحب ”سارہ سول سرجن“ ہے۔ جو شیخ محمد نعیم صاحب پانی پتی نے سردار صاحب، اسٹریٹنگٹ جیو پرائیمر رسالہ راہ نمائے تعلیم رام گلی ہجرت فرمائش پر طاعت کے لئے پیش کیا۔ آپ بیتی کیسی کتاب ہے اس کا جواب صرف وہی دے سکتا ہے جس نے اسے پڑھا ہو۔ یہ چھوٹی چھوٹی حکایتوں کا مجموعہ ہے جو مصنف کے چشم دید واقعات پر مشتمل ہیں۔ شاید شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی مشہور و معروف گلستان بوستان کے سوا اس قسم کی کتاب کسی زبان میں نہیں لکھی گئی۔ دوسرے حصہ میں پچیس نمبر سے لے کر ایک سو تک ”آپ بیتیاں“ میں یعنی کل ۶۲ واقعات ہیں۔ باقی پہلی ۵۴ آپ بیتیاں پہلے حصہ میں ہیں۔

”آپ بیتی“ کی زبان اتنی سادہ اور سلیس طرز بیان اتنا موثر اور مضمون ایسے اچھوتے اور سبق آموز ہیں کہ حیران رہے کہ ایسی مفید اور دلچسپ کتاب کو ایسے تک وہ شہرت اور قبولیت کیوں حاصل نہیں ہوئی۔ جس کی یہ حقدار ہے۔ اگر یہ کتاب انگریزی یا کسی اور مغربی زبان میں لکھی جاتی۔ تو اب تک اس کی میں میں ایڈیشنیں نکل کر فروخت ہو چکی ہوتیں۔ اور صرف ایک کتاب کی وجہ سے اب تک مصنف عالمگیر شہرت اور بے حساب دولت حاصل کر چکا ہوتا۔ اور کئی دوسری زبانوں میں ترجمہ ہو کر ملک ملک میں پھیل گئی ہوتی۔ اور ادبی دنیا میں ایک ممتاز مقام حاصل کر چکی ہوتی یہ کتاب بیکہ کتاب کے ہر صفحہ کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ رسالہ رہنما تعلیم لاہور کا ایک نمبر ہے جو جون ۱۹۴۱ء کے مہینہ میں شائع ہوا تھا اور موجودہ ہیئت کذا فی بینک بمباریہ لکھ گئی ہے۔ ہم نے جو کس پر بیٹھ کر اس کو پڑھا تو اس کی وجہ سے ایک باکھش کی باتھ کھاتوں نے ٹرٹھیں کرکس سے نہیں پہلے اور ختم کرنے کے

بندی ہی چاہتا تھا۔ کہ کاش کتاب ختم نہ ہوتی۔ تمام واقعات نشر میں ہر سوا دو کے جو نظم ہیں۔ نظم میں اتنی سادہ اور سلیس ہے۔ جتنا کہ نشر میں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مصنف کو زبان پر کتنی قدرت حاصل تھی۔ یہی وہ زبان ہے جو حقیقت میں ہندوستانی کہلا سکتی ہے۔ جن لوگوں نے سیر در کادیوان پڑھا ہے۔ وہی کچھ اس کامیاب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ہم یہاں دو آپ بیتیاں بطور تبرک ناظرین کی مینافطیع کے لئے درج کرتے ہیں۔

حکیم صاحب کی حکمت

گردگاہوں کے سول ہسپتال میں ایک مستقیم حکیم بھی میرے زیر علاج تھے۔ ان میں داخل تھے۔ ایک دن میرے ہاتھ ڈسٹرکٹ انجینئر نے کچھ جھگی کو تر ہمارے کھانے کے لئے بھیجے۔ جنہیں حکیم صاحب نے بھی دور سے دیکھ لیا۔ تیسرے پہر کو حکیم صاحب میرے دروازے پر آکر کھانے کے لئے میں جو باہر نکلا۔ تو دیکھا کہ وہ باقاعدہ زمین پر ذبح شدہ مرغ کی طرح ٹپ رہے ہیں۔ میں نے گھبرا کر پوچھا کہ حکیم صاحب کیا کھانے لگے۔ مگر میری ہڈی ٹپ میں سرودی داخل ہو گئی ہے۔ اور جان بچنے لگی ہے۔ مجھے پتا چلے کہ کیا دہر؟

کہنے لگے۔ یہ جو شفا خانہ کے احاطہ میں اعلیٰ کا درخت ہے۔ میں غلطی سے آج اس کے نیچے کئی گھنٹے لیٹا رہا۔ اس درخت کی تاثیر عینوں نے زہر دیکھی ہے۔ اور لوگوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ مگر میں گزرتھا کچھ کو سرودی چڑھ گئی ہے۔ اور دانت سے دانت بچنے لگا ہے۔ ہاتھ کیا کروں۔ ادنیٰ مر گیا۔ ہاتھ پڑیوں کا گودا بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے پوچھا آخر اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ بے دھڑک کر لے لگے۔ کہ اب تو صرف کبوتر کا شور یہ ہی میری موت کو روک سکتا ہے۔ اس وقت میں حکیم صاحب کی حکمت کو سمجھا۔ میں نے کہا آج آپ کی قسمت سے ہمارے ان کبوتر ہی ایک رہے ہیں آپ کسی راگین چنانچہ وہ تو اس وقت لڑتے کھپتے اور حجاز اللہ کہتے ہوئے اپنے بستر پر خفا خفاں چلے گئے۔ اور میں نے شام کو ایک کبوتر فوج خور بے کے ان کو بھیج دیا۔ دوسرے دن کہنے لگے میں توکل دینا سے رخصت ہی ہو جاتا۔ اگر وہ کبوتر میرے بیٹ میں نہ جاتا۔ میں نے کہا کہ آپ نے ضرور ان کبوتروں کو ہمارے ہاں لائے ہوئے انجینئر صاحب کے نوکر کو دیکھ لیا ہوگا۔ وہ تو جب ہوگا مگر ایک کبوتر باڑا اسے بول پڑا۔ کہ دیکھا کیوں نہیں تھا۔ ان کبوتروں نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور سلسلہ میں

بعض اور روایات

(۵)

(۱)

لاہور کی تباہی کے متعلق جو حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے۔ اس کے متعلق چند روایات آپ کی خدمت میں تحریر کی جاتی ہیں۔ عاجز کے والد بزرگوار میاں محمد یامین صاحب مرحوم پنڈی چری داسے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی۔ اور جن کی تحریری بیعت ۱۹۱۹ء میں ہوئی۔ ہیں یہی کے زمانہ سے سنایا کرتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ کسی دن لوگ کہیں گے۔ یہاں ایک بہت بڑا شہر لاہور بھی تھا۔ اسی طرح ہمارے تایا بزرگوار مولوی محمد صاحب مرحوم پنڈی چری داسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت الہوں نے بھی کئی مرتبہ یہ پیشگوئی بعینہ الہی الفاظ میں سنائی۔ سب سے بڑھ کر احمدی جنسری میں ایک مضمون حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا شائع ہوا تھا۔ جس کا بیڈنگ جلی قلم سے لکھا ہوا تھا کہ ہم قادیانی ہیں۔ نہ کہ لاہوری۔ اس میں جناب حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس پیشگوئی کو پوری وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا تھا۔ اور جو کہ دیکھنے سے پہلے صفحہ پر مل جاوے گا۔ نوٹ: کئی مرتبہ عاجز نے یہ پیشگوئی قادیانی غیر احمدی دوستوں کو بھی سنائی۔ خاک رہا رکھ احمدی گزشتہ درجہ احمدی از پنڈی چری داسے شیخ پورہ

(۲)

خاک رہا رکھ احمدی گزشتہ درجہ احمدی از پنڈی چری داسے شیخ پورہ

ہی تو ان کو اہل کے نیچے بٹھا کر لڑہ چڑھایا تھا۔ اور انہوں نے ہی پھر ان کو شفا بخشی تھی۔ ان اتنی بات ہے کہ ان کو اس بیماری کا نسخہ یاد تھا ورنہ خدا جانے کیا ہوتا۔

بیویوں میں عجیب اور نرالا انصاف

ایک میرے دوست تھے۔ اب فوت ہو چکے ہیں۔ حکیم بلکہ استہدای حکیم تھے۔ ان کی چار بیویاں تھیں۔ بچارے کہیں سے یہ بھی سی بیٹھے تھے۔ کہ شریعت کا حکم ہے۔ کہ جب تم ایک سے زیادہ بیویاں کرو۔ تو عدل و انصاف پر عمل کرو۔ ایک دن ان کی ایک بیوی ہمارے ہاں آئیں۔ تو ان کے جسم پر تازہ نشانات زد و کوب کے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ کیا حکیم صاحب آپ سے ناراض ہیں؟ کہنے لگیں نہیں تو وہ تو بڑی نمبر ۷ سے ناراض تھے۔ پوچھنے والے نے کہا۔ پھر یہ چوٹوں کے نشانات آپ کے جسم پر کیسے ہیں؟ کہنے لگیں۔ یہ عدل و انصاف کے نشانات ہیں۔ اس نے نہایت قہر سے پوچھا۔ یہی وہ کیسے؟ اس پر انہوں نے کہا کہ حکیم جی جب بھی اپنی کسی بیوی پر ناراض ہوتے ہیں تو اسے خوب پیٹتے ہیں۔ مگر بیٹے کے بعد اپنی باقی بیویوں کو سامنے بلا کر فرماتے ہیں کہ اب میں جب گھر سے باہر جاؤں گا تو تم تینوں اس کی نقیبں کرو گی۔ اور اسے چڑاؤ گی۔ نیز انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کہ جب اسے مار پڑی ہے۔ تو ہمیں بھی پڑے۔ اس نے اب ادھر میرے پاس سامنے آ جاؤ۔ اس کے بعد جس قدر مار پھینکی کو پڑی تھی۔ اتنی ہی مار کوٹ سے باتوں کی تواضع فرماتے ہیں۔ یہ میرے جسم پر اس عدل و انصاف کے نشانات ہیں۔ ناراضگی کے نہیں ہیں۔

تھانیت اور میرا خاٹرات کے خاکوں سے بھی بہت کی۔ مگر تحریری اس پیشگوئی کا کوئی وجود میسر نہیں آیا۔ خاک راہر برادران خاک رنے خود بیسیوں مرتبہ اس پیشگوئی کا تذکرہ حسب روایت والد صاحب مرحوم اکثر اصحاب عطا سے بھی کیا ہے۔ اسی نے عاجز بھی یہ روایت درج کر کے شام ہے کہ حضور علیہ السلام کی پیشگوئی برحق (عاجز عبد الرحمن نائب تحصیلدار سابق لاہور قلعہ)

(۳)

خاک رکے والد صاحب مرحوم و متوفی حضرت حیات حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ تحصیل لاہور ازہ ریاست پورہ قلعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ آپ ۱۸۸۹ء میں لاہور میں شریف بیعت حاصل کیا۔ اور ۱۳۱۳ھ اصحاب میں بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اکثر کتب میں بھی والد صاحب کا تذکرہ فرمایا ہے۔ والد صاحب اکثر مسافروں میں بھی حضور کے ہمراہ دہلی لاہور جالندھر پور قلعہ گورداسپور۔ امرتسر لاہور جہلم و غیرہ میں شرف سفر حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور حضور کے بعض خاص خاص تھارک و مشاور میں بھی شامل ہوتے رہے تھے۔ چنانچہ میرے والد صاحب مرحوم نے سیکڑوں مرتبہ حضور کی اس پیشگوئی کا تذکرہ ہم سے کیا ہے۔ بلکہ اکثر برگزیدہ اصحاب سلسلہ جب حاجی پور شریف لائے تو ان سے بھی اس پیشگوئی کا تذکرہ فرماتے رہے ہیں۔ اس لحاظ سے خاک رنے اور دیگر برادران نے حضور کی اس پیشگوئی کا تذکرہ والد صاحب مرحوم سے سنا ہوا ہے۔ اور مجھے بخوبی اذ ہے۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضور نے ایک مرتبہ مسجد مبارک میں والد صاحب اور دیگر اصحاب کی موجودگی میں یہ تذکرہ فرمایا کہ لاہور شہر کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ اور لوگ جو چاہیں گے کہ لاہور کہاں آباد تھا۔ یا لوگ کہاں کہیں گے کہ یہاں ایک لاہور شہر آباد ہوا کرتا تھا۔ حضور کی اس پیشگوئی کا تذکرہ سیکڑوں مرتبہ حضرت والد صاحب مرحوم نے فرمایا تھا۔ جو خوب اچھی طرح یاد ہے۔ چچو اکرم بدر۔ ریلوے آفیسر کے ابتدائی تمام فائل اور حضور کی جملہ تصانیف ہمارے پاس موجود ہیں۔ حتیٰ کہ اشتہارات بھی جو حضور نے وقتاً فوقتاً شائع فرمائے تھے۔ ہم نے اس پیشگوئی کی تلاش

قادیان کی گاڑی کے حادثہ کے متعلق

۲۵، ۲۶ کی درمیانی شب کو قادیان کی گاڑی پر وڈالہ گرنٹھیاں شیخ پر جو حملہ ہوا ہے۔ اس کے متعلق بہت سی جماعتیں احباب کی خیریت دریافت کر رہی ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ اس حادثہ میں سوائے ایک احمدی کے جس کو تحقیق ساز و فائدہ پر آیا ہے۔ باقی تمام احباب بے نقصان قائلے بخیریت ہیں۔ پولیس کی طرف سے حملہ آوروں کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔ وہ بڑے پولیس اور بٹالہ مدر کے پولیس افسران تحقیق میں مشغول ہیں۔ جس نوعیت کا یہ خطرناک حملہ کیا گیا۔ وہ حالات حاضرہ سے واضح ہے۔ اس لیے احباب صبر و دعاؤں سے خاص طور پر کام لیں۔ خدا قے ان خطروں کے ایام میں ہر طرح

خاک راہر رکھ احمدی گزشتہ درجہ احمدی از پنڈی چری داسے شیخ پورہ

۱۵۸

سینما کا بچوں کے اخلاق پر ہلکا اثر

انگلستان کے مشہور مفکر پروفیسر جڈوٹی رائے

ایک مکتبہ صاحب باجوہ امام مسجد جامعہ لندن

ہے کوئی دلچسپی نہیں چشم وہ امور جن میں سجدگی و عبادت کے ساتھ غور و فکر

اس امر کی تحقیق کے لئے کہ سینما کا بچوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک کمیٹی نامزد کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں پروفیسر جڈوٹی سے بھی جو انگلستان کے بڑے پاپے مفکر مصنف اور خطیب ہیں دریافت کیا گیا کہ آپ کے خیال میں سینما کی فلموں کو دیکھنا بچوں کے لئے مفید یا مضر ہے؟ چنانچہ بولا میں نے کئی بار پڑوسیہ میں پروفیسر روف ایس سوال کا جواب دیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ "سینما کی فلمیں سراسر نقصان دہ ہیں۔ اس ملک میں سینما خانے والے اور مٹا بیٹھے ہیں دو مرتبہ جلتے ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں ایک لاکھ افراد نے گزشتہ سال سینما کے لئے اپنا روپیہ بے دریغ خرچ کیا۔ ڈراما ادا کردہ لگائے۔ ہر شب لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کا سینما کا ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے قطاروں میں کھڑے ہو کر انتظار کرنا اور پھر ٹکٹ لینے کے بعد دیکھنا تعینات اوقات نہیں تو اور کیا ہے۔ اس پرستم طریقہ پر کہ ان سینما دیکھنے والوں میں سے ہر فیصد کا ایک قریب بچے میں پڑتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سینما بچے کس قسم کی فلمیں پسند کرتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ بچے ہم یہ دیکھیں کہ بچے کس قسم کی چیزوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ان کی توجہ خاطر چیزیں کیا گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ بچوں کو تمدنی و اقتصادی ترقی سے لگنی سرکار نہیں۔ فنون لطیفہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ سائنس اور سائنس

ہے۔ ایک مرتبہ مجھے لیسٹر سکوٹر لکھن کا وہ حصہ جس میں بہت سے نیا دانت ہیں ان میں سے گورنر کے اخلاق پر اثر دانی میں نے مختلف فلمی اشتہارات پر مشاہدہ ڈالی۔ ہر اشتہار پر دو کتا وہ حیر سے نظر آئے۔ ایک مرد کا اور دوسرا عورت کا۔ اور پھر دونوں ایک دوسرے سے بہت قریب۔ مطلب یہ کہ تمام فلمی ڈرامے اس شان عشق پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو کچھ ان کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا لب لباب یہ

خود سے بچنے والے انسان کو پھر انسان کر دین

از محمد رفیع صاحب آف ذوق و ادب زندگی

آؤ پھر جو ہر انسان کو نمایاں کر دیں پھر بدل ڈالیں زمانے کا مزاج کہنے دیکھو وہ عرصہ بیکار میں شیطان نکلا اٹھ پھر خوف کے ایوانوں کی بجلی ڈالیں آؤ پھر توڑیں اداہم کی زنجیروں کو آؤ تہذیب بنائیں فلمیں کو مشادیں کہہ کر آؤ تقدیر میں بیچنے والے انسان کی غنوائے آؤ اب دیکھیں کہ موقع کی نزاکت چھپا کر کے پھر نصرت مولا پر تو کس شرف اک سننے و ہر کی تعمیر کا اسٹال آؤ

ہے کہ۔ جن کے نزدیک پسندیدہ موزوں کے سوا کچھ سوا کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی۔ اور لڑکیوں کے لئے سب سے زیادہ اہم ترین بات یہی ہے کہ ان کے لئے خواہ مخواہ توجہ انہوں۔ جو آپس میں بیکار ہیں۔ ہر شب سر پھول باہمی رقابت اور دھمکی کا بازار گرم ہو وغیرہ وغیرہ یہی فلموں میں تو عورتوں پر بھی نشہ کا ہستیاں دکھایا جاتا ہے۔ ان باتوں کا جو اثر بچوں پر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے۔ جو کچھ فلموں میں دکھایا

کی ضرورت ہے۔ بچوں کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں ہوتے۔ دنیا میں موزوں ہونے والے واقعات کی خبریں اور تمدنی مشاہدہ وغیرہ بچوں کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کی توجہ کا مرکز اور دلچسپی کا باعث اگر کوئی چیز ہوتی ہے۔ تو وہ قصہ کہانی اور ڈراما ہے۔ آج کل کے ڈراموں کی حقیقت کیا ہے؟ سو یہ فلمی اشتہارات پر ہی نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو سکتی

جا رہا ہے وہ جنگ اور غیر مذہب اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ اور ہم اپنے لاکھوں کروڑوں بچوں کی اس رنگ میں تربیت کر رہے ہیں۔ کہ وہ اس بات پر پورے و فوق سے قائم ہو جائیں کہ گناہوں اور جنگیوں کا میا رحمت زندگی کا ایک دلچسپ مومن ہے۔ اور اس میں کامیابی کی راہ عملی ہے۔ ہاں ہے۔ تشدد کے ساتھ زر کو بھی شائیں کر لیجئے۔ کیونکہ وہ حیت جو تشدد کے ذریعے حاصل نہیں ہو سکتی۔ فلموں میں دکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ زر کے ذریعہ حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ فلمی ڈراموں کی دوسری بڑی دلچسپی یہ ہے کہ دکھایا جاتا ہے کہ بدیہ قہور خاتون میں سیر تعجب کی نگاہوں میں پڑھکھک رہا ہے کے ساز و سامان میں بے دریغ لیا جا رہا ہے۔ ان تمام باتوں کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ دنیا کے بالکل معنوی تخیل کے تحت پرورش پاتے ہیں۔ اور کیونکہ ناچارانہ کے نتیجے میں جنسی امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔ اس سے سینما دیکھنے کا ایک اثر جنسی امراض میں غیر معمولی زیادتی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہر بچہ میں جنسی اخلاق کا کنٹرول اور اس کنٹرول میں روز افزوں زیادتی ظاہر ہا رہے۔ لہذا ان طبقہ جوش جوانی کے لطیفان میں بہا جا رہا ہے۔ اور توجہ انوں کا بیشتر حصہ تباہی کے اس احساس سے غارت ہے۔ لیکن بچے اخلاقی حیثیت کی پرستی ہوتی روئے خوف کھا رہا ہے۔ لیکن اپنے میں اسٹینڈرڈ گانے کی سکت نہیں پاتا وہ سینما تعیش تاج گھر اور گھوڑ دوڑ کے میدان بھرے ہوئے دیکھتا ہے۔ لیکن گرجاؤں کو خالی پاتا ہے۔ سچ جرجاؤں کے کہ روحانی اور اخلاقی کشش سے جنسی بدمنانیوں میں پھنسے ہوئے توجہ انوں کو گر جائیں صحیح لائے خود گھٹے میں توجہ انوں کے واسطے اس قسم کی کشش پیدا

حضرت میر محمد اسماعیل ضاکی وفات پرنہرگان سلسلہ باشراف

حضرت میر صاحب ممدوح۔ اہل کمال اور اہل فن تھے اور روحانیات اور اخلاقیات میں نہایت ہی بلند مقام پر پہنچے تھے۔ اور ایک نافع وجود تھے۔ درمندان رکھتے تھے۔ ان کا ہر خاص و عام روح خواں ہے۔ جماعت اور سلسلہ کے لئے اس کی اہمیت کے ایسے چمکتے ہوئے ستارہ کا ضرب ہو جانا ایک زبردست قوی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ بیت النعیم میں بھی آپ کو منعم رفیع عطا فرمائے۔ اور لہذا نہ گمان کو جو حیرت کی توفیق دے۔ نیز انہی اپنے اس بڑے جلیل کے روحانی و اخلاقی اور صاف کو اپنے اندر بدرجہ اتم پیداکرے اور ان معانی کو قائم رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی یہی توفیق عطا فرما دے۔ آمین تم آمین۔ جناب منشی محمد اسماعیل صاحب سب لکھنو کی تحریر فرماتے ہیں۔ میں میر صاحب کو اس وقت سے جانتا ہوں۔ جب وہ پیش جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت تک مجھے ان کے قریب رہنے کا اکثر موقع ملتا رہا۔ میں نے اس عمر میں بھی آپ کو نہایت ہی خدائیں خلق خدا پر مہربان ہمدرد پایا۔ حضرت میر صاحب مرحوم اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسطی سے سرانجام دیتے تھے۔ کبھی نامائز خاندانہ اٹھانے کا وہم تک نہ کیا۔ ماشاء اللہ رسول سرچن تھے۔ زندگی میں ایسے کئی مواقع پیش آئے۔ لیکن کمال ثابت قدمی سے اس طرح بچے رہے۔ جس طرح کہ ایک بلند پایہ مومن کو بچنا چاہیے۔ ایک دفعہ سلاسل میں ایک شخص میرے پاس سسلا کوٹ آیا۔ حضرت میر صاحب بھی وہی تھے۔ وہ ہسپتال کا وارڈ تھا۔ تاہم جوڈ کر میر سے سب سے کھڑا ہو گیا۔ کہ میر صاحب نے مجھے موقوف کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا۔ کیوں؟ کہنے لگا۔ کہ ان کو مشک پڑ گئی تھی۔ کہ میں نے کسی مرعین سے پیسے لئے ہیں۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ اب جوڈ میر سے پاس سفارش

فرمادے گا۔ القادر صاحب ایم۔ اے پرنسپل قندیلہ الاسلام کالج تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ اور حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ زمانہ طالب علمی ہی آپ سے واقفیت رہی ہے۔ مگر زیادہ تر سلسلہ و راہ و رسم گذشتہ سات اٹھ سال میں ہی قائم ہوا کہ جب میں مستقل طور پر قادیان میں آئی۔ آپ بہت بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ طبیعت کے نہایت نیک تھے۔ عموماً رنگ غالب تھا۔ صاف گوئی آپ کا شعار تھا۔ اور حتی الوسع اپنے حق کے علم و تجربہ سے دوسروں کو مستفید کرنے کا موقع مانگتے تھے۔ انہی جاننے دیتے تھے۔ چکر باوجود اس پیرانہ سالی کے بعض افعات امیر ایشیائی قومی زور ہسپتال میں کرتے ہیں۔ اپنے رفقاء اور دوستوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ طبیعت میں مذاہب کا رنگ بھی تھا۔ جو بعض اوقات عہدہ لٹلر کی کیفیت پیدا کر دیتا تھا۔ اور جب کبھی ان کے افکار و جذبات نے منطوق کلام کی صورت اختیار کی۔ ایک وجدانی کیفیت سے معمور ہو کر بیٹھتے والوں نے لطف اٹھایا۔ ان کا پر صاف کلام آئندہ بھی پڑھنے والوں کے لئے اور یاد و علم کا باعث بن کر خارج نہیں حاصل کرتا ہوگا۔ آپ کے دوسرے مقام میں بھی جو نہایت دلچسپ ہونے کے علاوہ محو من مملو پر مشتمل ہوا کرتے تھے۔ اپنے اندر نمایاں انفرادیت کا نشان رکھتے تھے۔ ان کے معانی و کلام کی انفرادیت اسی درجہ نمایاں ہوتی تھی۔ کہ اگر آخر پر یا سرنامہ پر ان کا نام نہاں۔ یہی ہوتا تو قارئین کو ابتدائی چند فقرات پڑھنے سے بخوبی معلوم ہو جاتا کہ یہ خیالات کس قدر گہر سے چمک رہے ہیں۔ احمدیت کی بھیت آپ کے وجود میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بمصرہ العزیز سے تو خاص طور پر عشقی تھا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ اسی درجہ محترم وانا کا احترام بھی تھا۔ عرض

اور روحانی فیض کا ایک اڈا ہوا دیا تھا۔ کہ جس کے بہاؤ کے زور سے یہ الفاظ احباب جماعت کے دلوں میں اتر گئے۔ اور جماعت اہل برکت میں پیرا ہو گئی۔ اور آج تک خدا کا لئے ہوئے فضل سے عمل پیرا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت میں بھی یہ طاقت نہیں کہ عدالتی فیصلوں کو کہ جنہیں پروفیسر جوڈ یا بعضوں بدی کا منہ قرار دیتے ہیں بند کر دے۔ یورپ کے موجود اصرار کا علاج نہ منکر میں کے پاس ہے۔ اور نہ حکومت کے پاس یورپ کو ضرورت ہے۔ ایک روح القدس نے تائید یافتہ قائد کی جو فیضی روحانی کی برکت سے ان میں وہ اخلاص اور معرفت پیدا کر دے۔ کہ جس کے نتیجے میں وہ ایک ایک لفظ پر ایمان لاتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اپنا حق من۔ دھن ب کچھ لگا دیں۔ انشاء اللہ قافلے ایسا ہو کر رہے گا۔ خدا کے نوشتے پورے ہوں گے۔ اطراف و اکناف عالم میں بسنے والی ایک قطرہ اس روحانی انوار کی منتظر ہیں۔ اور نئی زمین اور نئے آسمان کی تیاری کو محسوس کر رہی ہیں۔

احمدی ڈاکٹر وکیل فوری

احمدی ڈاکٹر صاحبان سے ایک فوری اور ضروری طبی مشورہ کرنا ہے۔ اس لئے جوڈاکٹر صاحبان دس روز کی رخصت لیکر قادیان پہنچ سکیں۔ فوری طور پر پہنچ جائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (انچارج دفتر قیام اسی صبح)

درخواست

محرم الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب مصلحتاً ہونا کی طرف سے تار موصول ہوئی ہے۔ جس میں انہی نے اسی مقدمہ کے شروع ہونے کا جو کئی سال سے مٹا لین احمدی کے ساتھ ہوا ہے ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب درود دل سے کامیابی کی دعا فرمائی۔ دو کلیل البشیر

اکوڑی کی ترغیب دلاتا ہے۔ اس طرح کر جا تو جوانوں کے لئے ایک ترغیب گاہ بن کر نہ گیا ہے۔ ہر نوجوان کر گیا اور دوسری ترغیب گاہوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور صرف اسی حال میں کہ جب حبیب اسکی یاوری نہ کرتی ہو۔ تو وہ دوسری ترغیب گاہوں پر گرجا کی ترغیب گاہ کو ترجیح دیتا ہے۔ ورنہ اس طرف متنبہ بھی نہیں کرتا۔ سینما موجود خرابی کا ایک بہت بڑا باعث ہے یہی مکتب ہے کہ جس میں جرائم کے ارتکاب پر دلیری کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ اور اس میں مشافی کی ٹرفنگ۔ پرانے لوگ۔ بیوقوف منکر و ادیب کبھی کبھی اس تلخ حقیقت کو عام کے سامنے و مشکلات کرتے ہیں۔ مگر یہ مدد البصر ای ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اٹال اللہ بقاؤد اطلاع شمس طالع نے آج سے تقریباً تیرہ سال قبل موجود سینما کے بند اثرات کو محسوس فرمایا۔ اور اعلان فرمایا۔ میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں۔ کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ فرسید کسی تماشے میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کسی طور پر پرہیز کرے۔ ہر شخص احمدی جو میری سمیت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا اور کوئی تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔ حضور نے موجودہ سینما کے خلاف قطعی طور پر اپنی رائے ظاہر کر دی ہے۔ ہونے فرمایا۔

سینما کے متنبہ میری رائے ہے۔ کہ یہ نقصان دہ چیز ہے۔ مجوزہ فطوں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ روح القدس کے سایہ میں رہنے دے ایم جماعت احمدیہ کے الفاظ کے بمقابلہ پروفیسر جوڈ جیسے منکرین کی رائے ہے۔ پروفیسر جوڈ نے جو کچھ کہا۔ وہ ایک ذاتی رائے کے اظہار خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ لیکن حضور کے الفاظ کے پیچھے تو جواہر

کے لئے آئے ہو۔ تو یہاں تو سچ سے کام لو
 اُنکے دیکھا کہ اس کے بغیر بارگزارہ نہیں
 بننا۔ محمودی ہے۔ اب تک تو کسی نے
 گرفت نہ کی تھی۔ اب میرا صاحب نے شک
 ہوئے پھر بظن کر دیئے ہیں۔
 حضرت میر صاحب کو کہا۔ کہ
 اسے دیکھ لیں فریب آدمی ہے۔ حضرت میر
 صاحب کہنے پر اسے نہیں کہنے۔ لیکن اس
 شرط کے ساتھ کہ اس کی سر دس یک میں اس
 واقعہ کا ذکر ضرور کروں گا۔

ایک دفعہ میں سیالکوٹ میں ہسپتال میں
 بیٹھا تھا۔ ایک ایک عورت نے اگر میر صاحب
 سے درخواست کی کہ آپ سے علیحدگی میں
 کچھ عرصہ کرنا چاہتی ہوں۔ مگر میر صاحب
 نے اسے جواب دیا کہ میں علیحدگی میں
 نہیں نکلتا۔ میں نے اس صورت پر حیرت

لکھا کہ میر صاحب کو کہا کہ میں نہیں سن
 لیتے۔ تو فرماتے لگے۔ کہ وہ مجھے علیحدگی
 میں کچھ دیکھ لے۔ بطور رشوت دینا چاہتی
 ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کمال خیال ہے۔ جتنا سیر
 وہ چلے گئے۔ تو عورت نے کچھ رقم پیش کی
 جسے آپ نے لینے سے صاف انکار کر دیا۔
 آپ نے گھر پر آکر کوئی مریض آتا۔ تو
 اس کا علاج بھی اس خندہ پیشانی سے
 کرتے ہیں کہ سمیتال میں۔

الغرض حضرت میر صاحب نے ملازمت
 کا تمام عرصہ خالصتہً حقوقِ خدا کی خدمت
 میں بسر کیا اور کھلائی میں گزارا۔
 اور دنیا پر ہونے کے بعد بھی ایسی
 میں کو نشان رہے۔ حضرت خلیفہ
 حضرت میر صاحب کے جملہ اوصاف میں
 ایک خاص صفت تھا۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیہ

حیدرآباد دکن
 وسعت احمدیہ دکن صاحب کیر
 تبلیغ احمدیہ سنگھ آباد احمدی
 تبلیغی رپورٹ بابت ۱۹۴۷ء میں لکھتے
 ہیں کہ انفرادی طور پر بہت سے احباب کو
 راجپوت بھی لایا۔ نہیں کو پڑھنے کے لئے
 لکھنؤ بھی لایا۔ احباب نے صحبت کی۔
 بدو خاں سید ہوئے۔ ۲۹ جون کو
 جلسہ سیر احمدی منعقد کیا گیا
 شیخو یو۔

حیدرآباد دکن صاحب کیر
 جماعت احمدیہ سیدوہ تبلیغ شیخو یو۔
 لکھتے ہیں کہ ۲۹ جون کو حیدرآباد
 سیر احمدی منعقد کیا گیا۔ جس میں آنحضرت
 مسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر
 روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کی تعداد کافی
 تھی۔ جلسہ بھر خوبی انجام پر ہو گیا۔

حیدرآباد دکن صاحب کیر
 صاحب شیعہ سرگودھا لکھتے ہیں کہ ۲۹ جون
 کو جلسہ سیر احمدی منعقد کیا گیا۔ جس میں
 منعقد کیا گیا جس میں آنحضرت مسلم
 علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو بیان کیا گیا

حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ جلسہ کامیاب
 ہو گیا۔
 میر محمد امین صاحب سیکریٹری تبلیغ
 احمدیہ لکھتے ہیں کہ ۲۹ جون کو
 جلسہ سیر احمدی منعقد ہوا۔ مختلف
 اصحاب نے تقاریر فرمائیں۔ اہل آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں
 پر روشنی ڈالی۔ حاضرین کی تعداد کافی
 تھی۔ جلسہ بھر خوبی انجام پر ہو گیا۔

سیر احمدی منعقد کیا گیا۔ جس میں
 منعقد کیا گیا جس میں آنحضرت مسلم
 علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو بیان کیا گیا

اپنی تبلیغی رپورٹ اور ایک لکھنؤ میں
 لکھتے ہیں کہ ۲۹ جون کو
 میں مختلف جگہوں کا دورہ کیا۔ دس لکھ
 دسے۔ جہاں لیس افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام
 حق پہنچایا۔ ۳۰ جون کو تبلیغی درس دیئے۔
 حافظ عبد الباقی صاحب پنج حلقہ ہرم
 اپنی تبلیغی رپورٹ اور ایک لکھنؤ میں
 لکھتے ہیں کہ ۲۹ جون کو
 جگہوں کا دورہ کیا جہاں لکھ دسے۔ جہاں
 افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا

مالا بار
 احمدیہ صاحب مالاباری میں ملاقات
 اپنی تبلیغی رپورٹ اور ایک لکھنؤ میں

میں لکھتے ہیں کہ ۲۹ جون کو
 جگہوں کا دورہ کیا۔ دس لکھ
 ایک لکھ دسے۔ جہاں لکھ دسے۔ جہاں
 ملاقات تبلیغ کی
 کو یام
 عبد الباقی صاحب جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ
 لکھتے ہیں کہ ۲۹ جون کو
 دنیا کی پہلی سیر احمدیہ رپورٹ میں پانچ
 مقامات کا دورہ کیا جو مختلف اصحاب
 کو انفرادی تبلیغ کی فیز ۱۹۴۷ء میں لکھنؤ
 مسلم کا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مختلف اصحاب
 نے آنحضرت کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ حاضرین
 کافی تعداد میں موجود تھے۔ جلسہ بھر خوبی انجام

سیر عینیت اللہ مرحوم ولد میر محمد عبد اللہ صاحب کے مختصر حالات

مرحوم اپنے والدین کا آخری اور بڑا بیٹا تھا۔ اس کے تین بڑے بھائی اس کی پیدائش
 سے سالوں پہلے فوت ہو چکے تھے۔ وہ بہت سی دعاؤں کے نتیجے میں عطا ہوا تھا۔
 بھی آٹھ ماہ کا ہی تھا۔ کہ والدہ نے دائمی اجل کو لبیک کہا۔ اسے بہت محبت اور
 پیار سے پالا گیا۔ جب تعلیم کے قابل عمر ہوئی۔ تو اسے ڈل سکول گوئی میں داخل کر دیا
 جہاں اسے بہت ششمنگ تعلیم پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اٹھارہ کی تحریک کے
 ماتحت احمدیوں کو اپنے بچوں کو احمدیہ سکول میں تعلیم دلانی چاہیے۔ والدہ اسے
 احمدیہ سکول قادیان میں داخل کر دیا۔ وہاں اس نے نیکو عہد و بکر سے جماعتوں کا اہتمام
 پاس کیا۔ ساتویں جماعت میں داخل ہو کر پانچ ماہی مشکلات سے اٹھرا۔ اور پھر مرکز
 کی تحریک پر غور میں لکھنؤ کو فریڈرڈ لکھنؤ لایا۔ جلد ہی اپنی پونٹ کے ہمراہ وفاق
 عرب میں محاذ جنگ پر بھیجا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے واپس آیا۔ لکھنؤ میں
 بھیجا گیا۔ وہاں دشمن کے ذہر آلودہ پانی کے ذریعہ سے پانی استعمال کرنے کی وجہ سے
 مرض تپ دق میں مبتلا ہو گیا۔ کچھ عرصہ مرادی پتال میں داخل رہا۔ پھر کو اچھی سمیتال میں
 بھیجا گیا۔ حالت کسی قدر بہتر ہو گئی۔ وہاں سے اسے اپنے ڈیڑھ روزہ پور میں بھیجا گیا۔
 میڈیکل پوروشن ۱۹۴۷ء کے آخری نصف میں اسے تپ دق کا شکار ہوا۔ اور اسے کراچی کے ملازمت
 کے ناقابل قرار کر دیا۔ اور اسے گھر بھیج دیا۔ اور اسے تبلیغ تیس روپے پر اسے امرادو لکھنؤ
 ہوا رہا ہے۔

مرحوم نے مرکز کی ہر ایک تحریک میں حصہ لیا۔ تحریک عہد و بکر و سوال میں حصہ لیا۔ اور اسے
 انٹرنگ بنا کر سمیت کی حفاظت مرکز کیلئے، نئی نصف ماہ کی آمدنی دی مہجور لوگوں کی
 مجلس حزام احمدیہ میں معاون ڈالی۔ اور اپنی علمی قابلیت سے سب سے واقفیت اور علمی اخلاق
 کی وجہ سے قائد مجلس مقرر کیا گیا۔ جس میں مہجور وادی اسی احلاس حزام کے اس کی صدارت میں
 ہوتے رہے اور مجلس خوب ترقی کر رہی تھی۔

۲۷ جون ۱۹۴۷ء کو نصف حزام ملازمہ حیدر کی ناز سے فرما کر مہجور ۲۷ جون کی شام کو
 بعد ناز مغرب مسجد کے ایک کونہ میں پیش منگ کر کے ان سے جواب طلب کیا۔ پھر مرحوم کا آخری
 کام تھا۔ حزام کے متعلق کیا گیا اس سے اعزازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ مرحوم کو باندھی ناز کا
 کس قدر خیال تھا۔ مٹا مٹا کر مرحوم نے گھری ادا کی۔ ناز کے بعد اسے کھانسی اور
 ساتھ خون آگیا۔ کھانسی دیا گیا۔ جس سے کچھ اعزازہ ہوا۔ ایک گھنٹہ کے بعد کھانسی دوانی دی
 تھی۔ ۲۹ جون کو کھانسی کی قریب تیری خوراک دی جائے والی تھی۔ کہ مرحوم کو ایک حرکت
 سخت کھانسی آئی۔ اور اس کے ساتھ بہت زیادہ مقدار میں خون آیا۔ جو اسے کھانسی

دلیل شدہ طاقت کو بحال کر کے کھانسی کو خوار کر دیا۔

احمدی خواتین کیلئے طبی خدمت

انتظام

مکرمہ جناب طاہرہ بیگم صاحبہ کی عیب الوباب صاحبہ نے
خلف حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ نے طبیہ کالج دہلی سے طبیہ و
قابلہ کا امتحان پاس کیا تھا۔ آپ کالج میں اول آئی تھیں
امتیازی سند کے علاوہ ایک طالبانی فنقہ بھی طبیہ کالج
کی طرف سے آپ کے لئے تجویز ہوا ہے۔ احمدی خواتین
آپ سے ملکر یا بذریعہ خط اپنی مرض کا حالی لکھ کر مشورہ
حاصل کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو نافع
الذاکس بنادے۔

شیخہ خاتونہ نور الدین قادیان

فوری ضرورت ہر

آزاد نئی۔ اچھا لباس انسان کی ذہنیت سے
ہم کو تیار کر دے بہترین بالکل سے کوڑاؤں کے
سفید رنگین کپڑے کی کپڑے۔ اور جیسا کہ دور
رومان۔ مغرب۔ مشرقی ٹائیڈں رفیقہ شنگلے
کے لئے ہے۔ یہ تمام طلب کریں۔ دوکان
سے خاص روڈ پر

میچسٹک فیکٹریس ٹیٹل

کڑے سے کڑے ہو کر باہر نکلیں۔ اور اس میں
سے چند منٹ میں ہی مرچم ختم ہو گیا۔ بوڑھا
بابا۔ اسی وقت خوش کو ایک پڑوس کے چہرے
کو کچھ مسجید میں چلا آیا۔ دوسرے کے قریب نماز
خانہ ادا کی گئی۔ اور مرحوم کی لاش کو سپرد خاک
کیا گیا۔ یہی مشہور ہے۔
۱۹۲۷ء میں ۲۳ سال کی عمر میں کئی سال
کام کئے اور باوجود اپنی صحت کی خرابی کے
خدمت دین کو مستمّر رکھا۔ پڑوس والے کے

گھڑیاں

امریکہ۔ انگلستان اور سوئٹزر لینڈ کی بنی ہوئی جیبی گھڑیاں۔
ریسٹ واپرز اور ٹائم میں نئے کا پتہ
این واپر ایجنیز معرفت دو خانہ نور الدین قادیان

اک نہایت شگفتہ مند کام

پرسین بیو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے کئی کے شادی چٹنگے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ سچہ کہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو پورا کر دیا جائے۔ اس لئے ہم نے
اس کے دفتر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر ایک گھاؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریب مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ
جگہ اور کارخانہ چھ ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ اور کام کو وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں
جو بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آج بھی ہیں۔ سچہ کہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلائے کھلے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کہ کسی کے پاس
اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے
کے سرمایہ کیساتھ ایک لمبی مدت کو دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور حرمین کی قیمت اس لئے ہوگی۔ ہر مدت ہر شخص کو دو حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے
حاصل ہونگے، یعنی اگر کوئی شخص ایک حصہ خریدے تو اسے پانچ روپے ادا کر لے ہوگا۔ مگر ملائے اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سیکیم مکمل ہو رہی ہے
لہذا کافذ است لینے کے لئے دکان اسکے پاس گئے ہوتے ہیں جو کہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی ترقی ہو رہا ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت
سے دوست خدائوں میں۔ اس لئے پیشہ اس کے کوئی مدت اتنا قافی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے تمام گھنٹی
جہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ انہی کو ترجیح دی جائے گی۔
جس نے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے
فارم چھپوئے ہیں۔ جو پر سینی مینوفیکچرنگ
کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جاسکتے ہیں۔

رخصتہ آزاد کا۔ سرزائش ترفیہ اچ

یہ تمام نہایت ہی جاکلہ ہوتے۔ لہذا بہتیت ادب سے گزارش ہے کہ مرحوم کے لئے دعاے محضرت کی جائے۔ اور غرضہ والد کے لئے یہ کہ اُسے اللہ تعالیٰ امیر جمیل عطا فرماو

دواخانہ خدمتِ خلق کے

Digitized by Khilafat Library Rahwah

مقبول عام محربات

- (۱) "شبا کن" :- بلیریا کی کامیاب دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص (۵) دو روپیہ
 - (۲) "شفائی" :- پرانے اور باریک بخاروں کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (۵) چار روپیہ
 - (۳) "اکسیر شباب" :- کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تینسل خوراک (۵) سات روپیہ
 - (۴) "جوب جوانی" :- مولد جو بہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں (۵) چھ روپیہ
 - (۵) "زادِ جامِ عشق" :- طاقت کی شہرہ آفاق دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں (۵) بارہ روپیہ
 - (۶) "دوائی فضل الہی" :- اولادِ زینہ کی مجرب دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس (۵) سولہ روپیہ
 - (۷) "حب جند" :- اعصابی اور دائمی کمزوری کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (۵) اٹھارہ روپیہ
 - (۸) "ہمدرد نسواں" :- اٹھراکابے خطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس (۵) بیس روپیہ فی تولہ دو روپے
 - (۹) "معجونِ فوفل" :- سیلانِ رحم کی نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵ تولہ (۵) دو روپیہ
 - (۱۰) "سرہمیرِ خاص" :- جملہ امراضِ چشم کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فیتولہ (۵) چھ ماہانہ ۵ تین ماہانہ ۱۲
 - (۱۱) "حب نمیرِ خاص" :- اعضائے ربیہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (۵) دس روپیہ
 - (۱۲) "تریاقِ کبیر" :- گھر کا ڈاکٹر یعنی فوری علاج، قیمت بڑی شیشی (۵) تین روپے درمیانی شیشی ۵ چھوٹی شیشی ۱۲
 - (۱۳) "قرصِ صندل" :- مصفی خون اور خون پیدا کرنے کے بہترین ہے۔ قیمت یکصد قرص (۵) دو روپیہ
 - (۱۴) "قرصِ مرکبِ فستقین" :- سحرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص (۵) چار روپیہ
 - (۱۵) "اکسیرِ جنین" :- اٹھراکابے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ (۵) چھ روپیہ
 - (۱۶) "اکسیرِ نزلہ" :- پرانے نزلہ کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص (۵) چار روپیہ
- اس کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفیل زمانی۔ اطریفیل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجونِ فلاسفہ۔ برشتشا۔ نمکِ سلیمانی۔ حبِ قبض کش وغیرہ مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قسطنطنیہ

ہندوستان اندونیشیا کا مسئلہ سیکوریٹی کونسل کے سامنے پیش کر دیا

نئی دہلی ۱۹ جولائی - پینت جواہر لال نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ہندوستان نے اندونیشیا پر ہالینڈ کے حملے کا معاملہ اقوام متحدہ کی سیکوریٹی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ پاکستان گورنمنٹ کے مشورہ سے اور رعایا کی سبھی جماعتوں کی ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارے ہاں اس کے ساتھ ہی ہے جس کی رو سے اتحادی تنظیم کے سرکار کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ کو کونسل یا جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کر دے جو اس عالم کے لئے خطرے کا باعث ہو۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں میں اس مسئلے کوئی تعجب اظہار نہیں کیا جا رہا۔ لیکن بالعموم یہ کیا جاتا ہے کہ سیکوریٹی کونسل کے سامنے پہلے ہی آنا کام ہے کہ اندونیشیا کے متعلق ہندوستان کی شکایت پر غور کرنے کا وقت اسے مشکل سے مل سکتا ہے۔ مسٹر نکرانی پاشا مصر کا معاملہ پیش کرنے کے لئے پہلے ہی بیان آئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ۱۹ جولائی ہندوستان کے سرکاروں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ جب تک ہالینڈ کی اندونیشیا پر فوج کشی جاری رہے۔ کسی ڈیج جہاز سے سامان نہ اتارا جائے۔ اور نہ لاداجائے۔

لیگ اسمبلی پارٹیوں کو اپنا لیڈر منتخب کرنے کی پوری آزادی

نئی دہلی ۱۹ جولائی - مسٹر جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں فرمایا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پنجاب اور بنگال میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹیوں کے لیڈروں کو زبردستی پارٹیوں پر غور فرماتا جا رہا ہوں۔ اور بعض خاص اشخاص کو پارٹی لیڈر بنانا چاہتا ہوں۔ میں نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں کسی خاص شخص کو پنجاب بنگال اسمبلی پارٹی کا لیڈر بنانے کا سرگرمی نہیں ہوں۔ اور اس مسئلے میں کسی قسم کی بھی مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔

پنجاب ہندو کمیشن کے اجلاس میں

لاہور ۲۸ جولائی - آج پھر پنجاب ہندو کمیشن کے سامنے تقسیم پنجاب کے کس کس کا معامہ جاری رہی۔ آج تا اختتام اجلاس پنجاب کے مسلمانوں کی طرف سے سرچندری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی بحث پیش کرنے شروع کی گئی۔ امید ہے کہ کل بھی جناب چوہدری صاحب اپنی بحث جاری رکھیں گے۔

کشمیر کو ہندوستان سے ملانے کی کوشش

جنوب ۲۸ جولائی - حکومت کشمیر نے ہندوستان کو کھولنے کے لئے ایک وفد کو کشمیر بھیج دیا۔ یہ وفد جموں اور کشمیر کو بھٹانکوت سے ملاتی ہے۔ اگر ہندو کمیشن نے بھٹانکوت کو ہندوستان میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو یہ واحد راستہ ہوگا جو کشمیر کو ہندوستان سے لانے کے کام آئے گا۔

گورنر پنجاب کی طرف سے دو حکم

لاہور ۲۸ جولائی - گورنر پنجاب نے دو حکم جاری کئے ہیں۔ ایک حکم کی رو سے ننگا صاحب کے جلسوں سے سختی رکھنے والی کوئی جرہ - اطلاع یا تبصرہ شائع کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ دوسرے حکم کی رو سے کسی انجمن یا فرد کی طرف سے پنجاب ہندو کمیشن کے فیصلہ کے متعلق اپنی خواہش اور ارادے کو شائع کرنا منع کر دیا گیا ہے۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۲۸ جولائی - مسٹر جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ایک ممبران کی پیشکش پر آگست کو تین بجے دوپہر اسمبلی چیمبر کراچی میں بلائی گئی ہے۔ اس میں شریک ہیں اسمبلی کے رکنوں کے پر غور کیا جائیگا۔ خواجہ ناظم الدین کو اسمبلی کا پہلا صدر مقرر کیا گیا ہے۔

کانگریس اور پاکستان کا جھنڈا

نئی دہلی ۲۹ جولائی - کانگریس جی نے ایک بیان میں کہا۔ کانگریس کی اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ گو اس کا مقصد اب بدل جائے گا۔ جو لوگ اسے ایک منبر تنظیم بنانا چاہتے ہیں وہ ہندو قوم سے دشمنی کرتے ہیں۔ پاکستان کے جھنڈے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگر پاکستان کے جھنڈے میں سب کی نمائندگی کو ذرا پریم کیا۔ تو اس سے سلامی دینے کے لئے تیار ہوں۔

مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش

کراچی ۲۸ جولائی - مسٹر یوسف عبداللہ ہارون صدر نیشنل مسلم لیگ نے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے بعض دشمن مسلمانوں کو اپنی کوششوں سے ہندوستان میں مسلمانوں کو دوسرے رنگ کے مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے مسلمانانہ کی ترقی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گے۔